چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کی آخری تاریخ

۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے چندہ تحریک جدید سال ششم کے وعدوں کے لئے جو اعلان فرمایا ہے۔ اس کی آخری تاریخ ہندوستان کے لئے ۳۱ جنوری ۱۹۴۰ء ہے۔ سکرٹری صاحبان تحریک جدید کو اس تاریخ تک اپنی اپنی جماعت کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں بھجوا دینے چاہئیں۔ اور جہاں سکرٹری تحریک جدید نہ ہوں وہاں احباب خود اس طرف فوری توجہ کریں۔ کیونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اعلان فرما چکے ہیں کہ یکم فروری ۱۹۴۰ء کے بعد کا بھیجا ہوا ہندوستان کا کوئی وعدہ تحریک جدید منظور نہ کیا جائے گا۔ سوائے ان مستثنیات کے جو وقتاً فوقتاً بیان ہوتی رہی ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو ابھی تک کھانسی کی شکائت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے زیادہ علیل ہے۔ دُعائے صحت کی جائے۔

خدا تعالےٰ کے فضل سے گزشتہ رات اور آج دن بھر ہلکی بارش ہوتی رہی ہے۔ ابھی تک جاری ہے۔ مطلع ابر آلود ہے۔ اور مزید بارش کی توقع ہے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دُعا (۱) شیخ رحمۃ اللہ صاحب موگا مختلف مشکلات میں مبتلا ہیں۔ (۲) شیخ عبد الرب صاحب لائل پور لبعارضہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ (۳) اہلیہ سید محمد غنی صاحب گھٹیالیاں بیمار ہیں سب کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

اعلان نکاح ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کا نکاح صفیہ بیگم بنت حکیم محمد جمیل صاحب ٹیکس انسپکٹر مصری شاہ لاہور سے مبلغ پانچصد روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد صدیق مولوی فاضل مجاہد تحریک جدید قادیان

ولادت ماسٹر علی محمد صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی دار الفضل کے ہاں چھٹا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

دُعائے نعم البدل ۱۵ جنوری مولوی ابو الفضل صاحب محمود کی چھوٹی لڑکی فوت ہو گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعائے نعم البدل کی جائے۔

الفضل کے خلافت جوبلی نمبر کی قیمت میں بہت بڑی رعائت

تبلیغ احمدیت کے لئے ضرور منگائیے

جن احباب نے الفضل کا جوبلی نمبر جلسہ کے موقعہ پر حاصل نہیں کیا۔ وُہ اب ضرور منگا لیں۔ اس کا ایک ایک مضمون نہائت قیمتی اور ایمان افروز ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے عہد خلافت کی ہر پہلو کی ترقیات کا ایسے دلکش پیرایہ میں ذکر کیا گیا ہے کہ سلیم الفطرت انسان کے قلب پر احمدیت کی صداقت کا اثر چھوڑتا ہے۔ تعلیم یافتہ اور سنجیدہ مزاج غیر احمدیوں میں تبلیغ احمدیت کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اپنے دوستوں کو بطور تحفہ دیں۔ تاکہ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر انہوں نے کم از کم ایک احمدی بنانے کا جو عہد کیا ہے اسے پورا کر سکیں۔

جو اصحاب غیر احمدیوں میں تقسیم کرنے کے لئے متعدد پرچے منگائیں گے۔ ان سے نصف قیمت یعنی ۸ؔ فی پرچہ لی جائے گی۔ جو اصل خرچ سے بھی بہت کم ہے۔ بس ایک سو سے زیادہ بڑے صفحات کی کتاب جس میں قیمتی مضامین کے علاوہ ۴۰ بلاک کی تصویریں بھی ہیں۔ صرف ۸ؔ فی نسخہ کے حساب سے جلد طلب فرمائیے۔ (مینیجر)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل احباب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر ۳۱ دسمبر ۱۹۳۹ء تک بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر شمار	نام	ضلع	نمبر شمار	نام	ضلع
۱۷۶۶	کرم الٰہی صاحب	لاہور	۱۷۹۱	محمد ایس صاحب	برہما
۱۷۶۷	پیر عبد الغفار شاہ صاحب	بانڈوہ کشمیر	۱۷۹۲	امینہ صاحبہ	"
۱۷۶۸	چودھری ظہور احمد صاحب	شیخوپورہ	۱۷۹۳	محمد ایس کوے صاحب	"
۱۷۶۹	" وسن صاحب	"	۱۷۹۴	احمد صاحب	"
۱۷۷۰	امان اللہ خان صاحب	"	۱۷۹۵	ابراہیم صاحب	"
۱۷۷۱	محمد اقبال صاحب	سکھر سندھ	۱۷۹۶	عمر الدین صاحب	گورداسپور
۱۷۷۲	ایم شمشیر علی صاحب	ڈھاکہ بنگال	۱۷۹۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	گجرات
۱۷۷۳	ایم مسیح الدین خانصاحب	"	۱۷۹۸	ملک فقیر محمد صاحب	راولپنڈی
۱۷۷۴	عطا محمد صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۷۹۹	کریما صاحبہ	تھرپارکر سندھ
۱۷۷۵	این کے قادر صاحب	کولمبو	۱۸۰۰	جیون خان صاحب	"
۱۷۷۶	اللہ دتا صاحب	گورداسپور	۱۸۰۱	زینب بی بی صاحبہ	حیدرآباد دکن
۱۷۷۷	اللہ بخش صاحب	ہوشیارپور	۱۸۰۲	حشمت اللہ صاحب	مظفرآباد
۱۷۷۸	غلام نبی صاحب	گوجرانوالہ	۱۸۰۳	راج بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۷۷۹	عبد الکریم صاحب	"	۱۸۰۴	نواب الدین صاحب	"
۱۷۸۰	سردار خان صاحب	پشاور	۱۸۰۵	شہزادی صاحبہ	بنوں
۱۷۸۱	محمد عثمان صاحب	سکندرآباد دکن	۱۸۰۶	جلال بی بی صاحبہ	سرگودہا
۱۷۸۲	این۔ اے۔ خالد صاحب	"	۱۸۰۷	فاطمہ بی بی صاحبہ	"
۱۷۸۳	بی۔ اے محمد صاحب	"	۱۸۰۸	محمد یوسف صاحب	گورداسپور
۱۷۸۴	ایس قاسم صاحب	"	۱۸۰۹	اختر حسین صاحب	منٹگمری
۱۷۸۵	اے احمد صاحب	"	۱۸۱۰	غلام محمد صاحب	جہلم
۱۷۸۶	کے۔ اے کریم صاحب	"	۱۸۱۱	محمد حیات صاحب	آسنسول بنگال
۱۷۸۷	[illegible] Yaffi	"			
۱۷۸۸	سوداگر صاحب	تھرپارکر سندھ	۱۸۱۲	محمد شفیع صاحب	گورداسپور
۱۷۸۹	الف نور صاحب	بمبئی	۱۸۱۳	محمد شریف صاحب	"
۱۷۹۰	عبد الرزاق صاحب	ڈیرہ غازیخان	۱۸۱۴	سراج الدین صاحب	"

قربانی کی کھالیں اور عید فنڈ

احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ عید الاضحیٰ کے موقعہ پر خدا تعالےٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیں ان کی کھالوں کی قیمت مرکز میں بھیجیں۔ اسی طرح عید فنڈ جس کی ابتدا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہوئی۔ اور ہر کمانے والے کے لئے کم از کم ایک روپیہ ہے۔ اس کے وصول کرنے کی بھی کوشش کریں۔ اور اس طرح کافی رقم جمع کر کے سلسلہ کی ضروریات کے لئے مرکز میں بھیجیں۔

ناظر بیت المال قادیان

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حق و حکمت سے پُر ارشادات

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے درس الحدیث سے مختصر نوٹ

حدیث القرطاس

(۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر یہ محض افترا ہے۔ کہ آپ نے کاغذ اور قلم کے لانے سے اس لئے لوگوں کو روک دیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضؓ کو خلیفہ بنا جائیں گے کیونکہ جو کچھ حضرت عمر رضؓ نے اس وقت فرمایا۔ اس کی دلیل بھی ساتھ دی۔ آپ نے فرمایا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف کی حالت میں ہیں۔ پس آپ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کو مدنظر رکھتے ہوئے اور عقل خداداد سے اس بات کی تہہ کو پہونچتے ہوئے۔ کہ صرف قرآن ہی ایسی کتاب ہے۔ کہ اس پر عمل کرنے والا انسان کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا یہ کہا۔ کہ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ۔ اس کے مقابلہ میں صلح حدیبیہ کے موقعہ پر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضؓ کو فرمایا۔ کہ معاہدہ سے رسول اللہ کے الفاظ کاٹ دیئے جائیں۔ مگر حضرت علی رضؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں یہ الفاظ کاٹنے کو تیار نہیں اب شیعہ دوست اس کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ نافرمانی نہیں۔ بلکہ اظہار محبت کے جوش میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا۔ حضورؐ! یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔ کہ میں رسول اللہؐ کے الفاظ مٹا دوں۔ بے شک انہوں نے از راہِ محبت ایسا کیا۔ نہ کہ کسی اندرونی بُغض کی وجہ سے۔

اسی طرح ہم کہتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کہا۔ وہ بھی محض محبت کی بنا پر کہا۔ یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کا خیال ان پر غالب آیا۔ جس کی بنا پر انہوں نے حسبنا کتاب اللہ کے الفاظ کہے۔

یہ بات کہ کتاب سے مُراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قرآن کریم ہی تھا۔ اس کے ہمارے پاس کئی عقلی اور نقلی ثبوت ہیں۔ مثلاً یہی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ کہ حسبنا کتاب اللہ۔ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تردید نہیں فرمائی بلکہ آپؐ یہ الفاظ سُن کر خاموش ہوگئے ہاں تکلیف کی وجہ سے یہ کہا۔ لَا يَنْبَغِي التَّنَازُعُ عِنْدَ النَّبِيِّ۔ کہ نبی کے پاس جھگڑنا نہیں چاہیئے۔

دوم۔ یہ بات قابلِ غور ہے۔ کہ ساری امت کے گمراہ ہونے کا سوال ہے جمعرات کو یہ واقعہ ہوا ہے اور سوموار کو آپ رحلت فرما جاتے ہیں۔ گویا آپ اس واقعہ کے بعد پانچ دن زندہ رہے مگر آپ نے اس کے بعد کچھ نہ فرمایا۔ حالانکہ اگر یہ معاملہ ایسا ہی اہم ہوتا۔ جیسا کہ شیعہ صاحبان کہتے ہیں۔ تو آپ بعد میں اس بارہ میں ضرور کچھ نہ کچھ فرما دیتے۔ اگر کوئی شیعہ کہے۔ کہ چونکہ یہ عظیم الشان وصیت تھی۔ لہٰذا اس کا لکھنا ضروری تھا تو یہ بھی غلط ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ کہ جب حضرت یعقوب کا وقتِ وفات قریب آیا۔ تو اس خیال سے کہ میرے بیٹے میری وفات کے بعد گمراہ نہ ہو جائیں۔ انہیں زبانی وصیت کی۔ کہ میرے بعد خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ خدا تعالےٰ کے ہمیشہ فرمانبردار رہنا۔ اسی رکوع میں یہ بھی آیا ہے۔ کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام نے بھی اپنے بیٹوں کو وقتِ وفات یہی وصیت فرمائی۔ پس یہ کوئی قانون یا خدا تعالےٰ کا حکم نہیں۔ کہ تحریری وصیت کا موقعہ نہ ملے۔ تو انسان زبانی بھی کچھ نہ کہے قرآن کریم میں تو آتا ہے۔ يَآ اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ کہ اے رسول! خدا تعالےٰ کی طرف سے جو حکم تیرے پاس آئے اسے لوگوں تک پہونچا دے۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ اگر ایک لفظ بھی لوگوں تک پہونچانے سے رہ گیا۔ تو گویا تو نے رسالت کا کام ہی نہ کیا۔

اس آیت میں حکم خداوندی کو لوگوں تک پہونچانے کی سخت تاکید کی گئی ہے اور کسی ایسی شق کی گنجائش نہیں چھوڑی جس سے یہ استدلال ہوسکے۔ کہ بعض ضروری امور کو لکھ کر سنایا یا پہونچایا جائے ورنہ پہونچایا ہی نہ جائے۔

سوم۔ تئیس سال تک قرآن کریم اترتا رہا۔ جس میں انسانی زندگی کے متعلق تمام ضروری باتیں بیان کردی گئیں۔ اور بتا دیا گیا۔ کہ ان پر عمل کرو گے۔ تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے۔ اب ایسا کونسا جنتر منتر باقی تھا۔ جسے پڑھ کر امت گمراہ نہ ہوتی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ کتاب سے مراد قرآن کریم ہی تھا۔ اس قسم کا جنتر منتر نہ اسلام میں جائز ہے۔ اور نہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسا جنتر منتر لکھوانا چاہتے تھے۔

ان عقلی دلائل کے علاوہ خود قرآن اور احادیث سے بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ قرآن کریم ہی ایسی کتاب ہے جس پر انسان عمل پیرا ہوکر کبھی گمراہ نہیں ہوسکتا۔

قرآن کریم میں آتا ہے۔ اَنْ تَضِلُّوْا ۱؎ تَعْشَكْ ۲؎۔ کہ تمہارے لئے قرآن کریم میں اس لئے احکام کھول کھول کر بیان کردیئے گئے ہیں۔ تاکہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد گمراہ نہ ہو بشرطیکہ ان پر کاربند رہو۔

حدیث میں آتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خم غدیر کے موقعہ پر فرمایا۔ اِنِّيْ تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑ جاؤں گا۔ قرآن کریم۔ اور اپنے اہل بیت۔

پس اکتب لکم کتاباً میں وُہی کتاب تھی۔ جس کا وعدہ آپ نے خم غدیر کے موقعہ پر کیا تھا۔ اور واقعات گواہ ہیں۔ کہ جس شخص نے بھی قرآن کریم پر حقیقی معنوں میں عمل کیا۔ وہ باایمان ہوکر فوت ہوا۔ اسی طرح قرآن کریم کے بعد آپ کے اہل بیت سے مسلمانوں کو اسلام کا بہت بڑا خزانہ ملا ہے۔ چونکہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ عقل خداداد۔ اور فہم رسا کے علاوہ علم قرآن وحدیث میں بھی بہت دسترس رکھتے تھے۔ اس لئے آپ سمجھ گئے۔ کہ حضور کا اس سے منشا یہی ہے۔ کہ آپ ہم کو قرآن کریم پر عمل کرنے کی تاکید فرما جائیں۔ اور جب آپؓ نے حسبنا کتاب اللہ کے الفاظ کہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے خاموش ہوگئے کہ میرے منشا کو یہ لوگ سمجھ چکے ہیں

پس اس حدیث میں کتاب سے مُراد قرآن کریم ہی ہے۔ اگر یہ نہیں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حق میں خلافت کی وصیت کرنا چاہتے تھے۔ تو شیعہ صاحبان ان اعتراضات کا جواب دیں۔ جو ان کے نظریہ کو صحیح تسلیم کرنے سے اسلام اور خود نبی کریمؐ اور قرآن کریم پر پڑتے ہیں۔ اور جو یہ ہیں۔

(۱) قرآن کریم سے بڑھ کر اور کونسی ایسی چیز ہوسکتی ہے۔ جس پر عمل کرنے سے امت گمراہ نہ ہوتی۔ اور اگر کوئی ہے۔ تو کیا اس میں قرآن کریم کی ہتک نہیں کہ قرآن کریم ہدایتِ امت کے لئے کافی نہیں۔

(۲) شیعہ باوجود حضرت علی رضؓ کو خلیفہ بلا فصل تسلیم کرنے کے راہِ راست سے بھٹک کر کیوں کئی فرقوں میں بٹ چکے ہیں۔

(۳) کئی سال تک قرآن کریم اترتا رہا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زبانی لوگوں تک پہونچاتے رہے۔ مگر اس بات کو آخری وقت تک کیوں نہ بتایا اور یہ بات خود تفرقہ کا موجب بن گئی

(۴) اگر اس وقت حاضرین نے جھگڑنا شروع کر دیا تھا۔ اور اس وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتانا قرین مصلحت نہ سمجھا۔ تو اس کے بعد آپ نے کیوں نہ لکھوا دیا۔

(۵) کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بلغ ما انزل کے صریح خلاف نہ کیا۔ اور بقول خدا تعالےٰ رسالت کا کام ہی نہ کیا۔ کیونکہ شیعہ کہتے ہیں کہ آپ کو خدا نے فرمایا تھا کہ اپنے بعد علی کو خلیفہ بنا جانا۔

(۶) یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور باقی صحابہ سے ڈر کر آخری دم تک اس بات کا اظہار نہ کیا۔ کہ میرے بعد علی رضؓ خلیفہ ہو۔ حالانکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے الذین یبلغون رسٰلٰت اللّٰہ ویخشونہ ولا یخشون احداً الا اللّٰہ (احزاب ع۵) کہ اللہ تعالےٰ کے رسول سوائے خدائے واحد کے کسی سے نہیں ڈرتے۔ اور لومۃ لائم کی ان کو پروا نہیں ہوتی۔

(۷) جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو معلوم تھا۔ کہ اگر میں امت کو یہ بات بتا نہ گیا۔ تو امت گمراہ ہو جائے گی۔ تو پھر گمراہ ہونے کا کس کا قصور ہے۔ امت کا؟ یا (نعوذ باللّٰہ) خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا؟ کیا کسی شخص کے سامنے کنواں ہو اور چند قدموں کے بعد وُہ اس میں گرنے والا ہو۔ تو یہ ہماری انسانیت اور عقلمندی سے بعید نہ ہوگا کہ ہم اسے نہ زبان سے کہیں۔ نہ اس کا ہاتھ پکڑ کر ہٹائیں۔

دراصل شیعہ اصحاب کا خیال بالکل غلط ہے۔ اور اگر اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو اسلام پر اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور قرآن کریم پر کئی اعتراضات پڑتے ہیں بلکہ نبی کریم اور قرآن کریم کی ہتک کے علاوہ اسلام کا بھی کچھ باقی نہیں رہتا۔

خاکسار محمود احمد خلیل مولوی فاضل

لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم اور بانی آریہ سماج

پنجاب اسمبلی میں چھوٹے لڑکے اور لڑکیوں کی پرائمری تک مخلوط تعلیم کا بل پیش ہے۔ اس پر بحث کے دوران میں بعض ہندو ممبروں نے اسلام کے خلاف ایسے لب ولہجہ میں نکتہ چینی کی جو نہایت ہی افسوس ناک ہے۔ بعض مسلمان ممبروں نے جب اس طریق تعلیم کو اسلامی پردہ کی روح کے منافی قرار دیا۔ اور اس احتیاط کے خلاف بتایا۔ جو اسلام نے پردہ کا حکم دینے میں ملحوظ رکھی ہے۔ تو ان ہندو ممبروں نے جو یا تو آریہ سماجی ہیں یا آریہ سماجی رنگ ان پر چڑھا ہوا ہے کہا کہ اس قسم کے خیالات رکھنے والے لوگ دقیانوسی ہیں تنگ ظرف ہیں۔ اور حیرت ہے کہ اس روشنی اور تعلیم کے زمانہ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ نیز انہوں نے مذہب کو لعنت۔ تفرقہ کا موجب اور فسادات کی جڑ قرار دیا۔ ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق گفتگو نہایت ہی افسوس ناک ہے مسلمان ممبروں نے اگر اپنے مذہبی احکام کی روشنی میں مخلوط تعلیم کے متعلق احتیاطی پہلو اختیار کیا۔ تو یہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ جس پر آریہ خیالات کے ہندو اس قدر برافروختہ ہوتے۔ اور اس تند تلخی کا اظہار کرتے مگر انہوں نے کیا۔ اور تعجب یہ ہے کہ موجودہ روشنی اور نئی تعلیم کے زمانہ کے اپنے رشی نہیں بلکہ مہرشی دیانند جی کے فیصلہ کو بھی پس پشت ڈال دیا۔

لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے ذکر میں دیانند جی لکھتے ہیں۔

"تعلیم گاہ کسی تنہا جگہ پر ہونی چاہیئے لڑکے و لڑکیوں کے مدرسے ایک دوسرے سے کم از کم دو کوس کے فاصلہ پر ہوں۔ جو استاد اور استانیاں اور نوکر چاکر ہوں۔ ان میں سے لڑکیوں کے مدرسہ میں عورتیں اور لڑکوں کے مدرسہ میں مرد ہونے چاہئیں زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے" (ستیارتھ پرکاش باب ۳ دفعہ ۴ صفحہ ۱)

مخلوط تعلیم کے متعلق یہ اس انسان کے خیالات ہیں۔ جسے نئی روشنی کے تمام ہندو بہت بڑا مصلح اور ہندو دھرم کا رکھشک قرار دیتے ہیں۔ اور دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ اس نے دنیا میں ویدک دھرم کی فضیلت ثابت کر دی ہے۔ وہ مخلوط تعلیم کو نہ صرف جائز نہیں سمجھتے۔ بلکہ اس بارے میں یہاں تک احتیاط ضروری قرار دیتے ہیں۔ کہ لڑکے لڑکیوں کے علیحدہ علیحدہ مدرسے بھی ایک دوسرے کے قریب نہیں ہونے چاہئیں۔ بلکہ ان میں کم از کم دو کوس کا فاصلہ ہونا چاہیئے گویا اتنے دور کہ ایک دوسرے میں لڑکیوں اور لڑکوں کی عمر کے لحاظ سے کافی مسافت پائی جائے۔ پھر دوسری احتیاط یہ بتاتے ہیں کہ لڑکیوں کے مدرسہ میں استانیاں اور نوکر چاکر زنانہ ہوں اور لڑکوں کے مدرسہ میں استاد اور نوکر چاکر مرد ہوں۔ کہا جا سکتا تھا۔ کہ سوامی جی نے یہ باتیں بڑی عمر کے لڑکے لڑکیوں کے سکولوں کے متعلق کہی ہیں۔ چھوٹی عمر کے متعلق نہیں۔ مگر یہ بھی درست نہیں کیونکہ ایک اور احتیاط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ "زنانہ مدرسہ میں پانچ برس کا لڑکا اور مردانہ میں پانچ برس کی لڑکی بھی نہ جانے پائے" جب ایک دوسرے سکول میں پانچ سال کے لڑکے اور لڑکی کا بھی آنا جانا سوامی جی کے نزدیک مناسب نہیں۔ اور وُہ اس کی ممانعت کر رہے ہیں۔ تو کس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ دس گیارہ اور چودہ سال کے لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کو جائز قرار دے سکتے ہیں

اب ہندو صاحبان جو ایک طرف تو سوامی دیانند جی کو اس زمانہ کا بہت بڑا ریفارمر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے فیصلوں کو سر آنکھوں پر رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف نہ صرف لڑکے لڑکیوں کی مخلوط تعلیم کے حامی ہیں۔ بلکہ اگر کوئی اس بارے میں احتیاطی پہلوؤں کا ذکر کرے تو جھاڑ بن کر اس سے چمٹ جاتے ہیں۔ بتائیں کہ کیا سوامی دیانند جی کو بھی وہ دقیانوسی اور تنگ ظرف قرار دیں گے۔ اور ان کی باتوں پر

تحریک قرضہ ایک لاکھ کی واپسی

یکم ماہ نومبر ۱۹۳۹ء سے اب تک قرضہ ایک لاکھ میں سے ۳۴۴۰۰ روپے کی اور رقم ادا کی جا چکی ہے۔ اور اب واپس کرنے کے لئے صرف ساڑھے ستائیس ہزار کے قریب روپیہ باقی ہے۔

جن احباب کی رقمیں اس قرضہ میں جمع ہیں ان کو چاہیئے۔ کہ میعاد ختم ہونے پر اصل رسید بھیجکر روپیہ طلب فرمایا کریں۔ اگر کسی دوست کو قبل از وقت روپیہ لینے کی اشد ضرورت پیش آ جائے۔ تو ان کو بھی ان کا روپیہ واپس دینے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ ناظر بیت المال قادیان

چھٹا یوم وقار عمل

حسب معمول بہ تعمیل ارشاد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام جملہ احباب قادیان اجتماعی رنگ میں اپنے ہاتھوں سے مشقت کا کام کرنے کا دن ۲۵ جنوری ۱۹۴۲ء بروز آخری جمعرات منایا جائے گا انشاء اللہ تعالےٰ۔ احباب جماعت سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ وقت پر مقام عمل پر تشریف لا کر وقار ملی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے امام کے فرمان کے مطابق اس مبارک کام میں شرکت فرمائیں گے۔

مقام عمل وہ سڑک تجویز ہوئی ہے جو سٹار ہوزری ورکس کے سامنے سے گزرتی ہے اور عیدگاہ کی طرف جاتی ہے۔ کام کا وقت صبح نو بجے ہوگا۔ مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نیشنل ازم کے متعلق اسلام کا پیش کردہ نظریہ

اسلام اس وقت بالخصوص ہندوستان میں جن مشکلات سے گزر رہا ہے۔ ان میں سے ایک اہم اور بہت بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ بعض ایسے لوگ جو اس کی تعلیم اور روح سے قطعی طور پر بے بہرہ اور بے خبر ہوتے ہیں۔ مجتہدانہ پیرہن زیب تن کر کے میدان میں آتے اور مسلمانوں کو غلط راہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اخبار "ملاپ" کے گذشتہ "سنڈے ایڈیشنوں" میں درج شدہ ایک مضمون کی اقساط اس کا بدیہی ثبوت ہیں۔ کوئی صاحب پروفیسر عبد اللہ صفدر صاحب جو بقول "ملاپ" "پنجاب کے مشہور پولٹیکل رائیٹر ہیں۔ اور ماسکو یونیورسٹی میں پروفیسر بھی رہ چکے ہیں"۔ ملاپ کے صفحات پر "ساری دنیا کے اسلامی ممالک کی تاریخی حیثیت" بیان کرنے کے ساتھ "وطنیت و اسلام کے تصادم" پر بھی اظہار خیالات کر رہے ہیں۔ جہانتک سیاسی افکار کا تعلق ہے۔ ہمیں ان کی پولٹیکل رائٹر کی حیثیت کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن جب وہ ماہر اسلامیات کی شان اختیار کرتے ہیں۔ اس کے متعلق اظہار حقیقت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "اسلام کے ان نام نہاد علم برداروں کا یہ دعویٰ ہے۔ کہ اسلام فطرتاً نیشنلزم کے خلاف ہے اور اپنی حقیقی صورت میں بین الاقوامی نوعیت کا ہے۔ لیکن یہ لوگ بھول جاتے ہیں۔ کہ اسلام کی سپرٹ غلامی اور محکومی کو برداشت نہیں کرتی۔ یہ بات کسی سے چھپی ہوئی نہیں۔ کہ ہر ایک ملک کی ترقی کے ایک خاص مرحلہ پر غلامی اور محکومی کو ختم کرنیکا واحد طریقہ قومی تحریک یا نیشنل ازم کا نشو و نما اور ترقی ہوتا ہے۔ نیشنل ازم یا قوم پرستی تمام اسلامی ممالک میں زور پکڑ رہی ہے اور اس لحاظ سے وہ پورے عروج پر ہیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ آج وہ غیر ملکی غلامی کے جوئے سے بالکل آزاد ہیں"۔

(ملاپ ۷ جنوری ۱۹۴۰ء)

پروفیسر صاحب ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ "غلاموں کا کوئی مذہب نہیں ہو سکتا"۔ اور دوسری طرف یہ فتویٰ دے رہے ہیں۔ کہ اسلام فطرتاً نیشنلزم کے خلاف اور اپنی حقیقی صورت میں بین الاقوامی نوعیت کا نہیں۔

اس میں کیا شک ہے۔ کہ اسلام نیشنلزم کی اس صورت کے قطعاً خلاف ہے۔ جسے اس وقت ہندوستان میں فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اور اس کا نیشنل ازم بین الاقوامی نوعیت کا یعنی انٹرنیشنل ازم ہے۔ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ ترغیب ہرگز نہیں دیتا کہ وہ اپنی ہمدردی۔ سود و بہبود کی مساعی اور سرگرمیوں نیز بہی خواہی کی کوششوں کو اپنے وطن کے لئے ہی مخصوص کر دیں۔ بلکہ وہ یہ چاہتا ہے۔ کہ انسان اپنے فیض کو عام کرے۔ نہ صرف اپنے وطن اور اپنے ملک بلکہ دیگر ممالک اور ساری دنیا کے لئے اس کی مساعی جمیلہ وقف ہوں۔ اس نے کسی ملک کو غلام بنانے کی قطعاً اجازت نہیں دی۔ اور نہ ہی حکومت کے خلاف بدامنی اور شورش پیدا کرنے کی اجازت دی ہے وہ یہ ہرگز نہیں سکھاتا۔ کہ کسی نام نہاد آزادی کے حصول کے لئے آئین شکنی اور خلاف ورزیٔ قانون کا جذبہ عوام الناس میں پیدا کیا جائے۔ ملک کے امن کو برباد۔ اور اہل ملک کے سکون کو غارت کرنے والی تحریکوں کو جاری کیا جائے ناکردہ گناہ لوگوں کو مظالم کا تختۂ مشق بنایا جائے۔ اور ان قوتوں کو جو تعمیر پر خرچ ہونی چاہئیں۔ تخریب پر لگا دیا جائے۔ حکومت وقت کے ساتھ اختلاف کی صورت میں اس کے خلاف بغاوت کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور نہ اس کے نزدیک ان چیزوں کا نام نیشنل ازم ہے۔ نیشنل ازم کا جو نظریہ وہ پیش کرتا ہے وہ یہ ہے۔ کہ تمام دنیا ایک قوم اور ایک خاندان کی مانند ہے۔ سب انسان۔ بلکہ حیوان ایک خدا کی مخلوق ہونے کے لحاظ سے ہمدردی اور بہی خواہی کے مستحق ہیں۔ بے شک تعلقات کے قرب و بعد کے لحاظ سے تمہاری کوششوں کے دوائر کا تنگ یا وسیع ہونا ایک طبعی چیز ہے۔ لیکن تمہارا نصب العین تمام دنیا کی ہمدردی اور خیر خواہی ہونا چاہیئے۔ تم ہمیشہ اس اصول کے پیش نظر کام کرو۔ کہ تم نے دنیا میں ایک عالمگیر اخوت اور بین الاقوامی محبت پیدا کرنی ہے۔ بے شک اپنے وطن کے سود و بہبود۔ اس کی سیاسی۔ اقتصادی۔ تمدنی مجلسی اور اخلاقی ترقی کی کوشش کرو اور ضرور کرو۔ لیکن یہ نہ ہو۔ کہ ایسا کرتے ہوئے تم ہندوستان یا غیر ہندوستان کی تفریق پیدا کر دو مزدور اور سرمایہ دار کا سوال چھیڑ کر دو فریقوں میں تباغض اور تنافر کے جذبات بھڑکا دو۔ اپنی تعمیری سرگرمیوں کی بنیاد دوسروں کی تخریب پر نہ رکھو دنیا میں صلح و آشتی اور محبت و پیار کی فضاء پیدا کرو۔ قانون کی پابندی اور آئین پرستی کا جذبہ پیدا کرو اور بین الاقوامی مواسات و مواخات کے اصول کو رواج دو۔

اسلام کی طرف اس قسم کا نیشنل ازم منسوب کرنا جس کا تخیل آج ہندوستان میں پیش کیا جاتا ہے۔ نہایت افسوسناک امر ہے۔ کیونکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام نے جس نیشنل ازم کا تخیل پیش کیا ہے۔ اس کی بنیاد قومیت یا وطنیت پر نہیں۔ بلکہ ان اصول پر ہے جو خدا تعالےٰ نے بیان فرمائے۔ اور جن پر درحقیقت امن کی بنیاد رکھی جا سکتی ہے۔ اسلام رنگ و نسل۔ اور اونچ نیچ کی تمیز برداشت نہیں کر سکتا بلکہ اس سے بلند و بالا رہ کر اپنے پیش کردہ اصول کی بنا پر تمام دنیا کو ایک قوم اور ایک خاندان کی شکل میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ پس آج جو نیشنل ازم اور انٹرنیشنل ازم کے تخیل دنیا میں پیش ہو رہے ہیں۔ اسلام کا مطمح نظر ان سب سے بلند و بالا ہے وہ اپنے آپ کو کسی قوم یا ملک تک محدود رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ایسا نیشنل ازم چاہتا ہے۔ جو ایک بحر بیکراں کی مانند ہو۔ اور جس کی بناء خدا تعالےٰ کے بیان فرمودہ اصول پر ہو۔ اور جب تک یہ نہ ہو گا۔ دنیا امن و امان نہیں پا سکے گی۔ مختلف ممالک میں مختلف تحریکات کو عملی طور پر اختیار کرنے کے باوجود وہ چیز کسی ملک کو حاصل نہیں جس کے لئے فطرت انسان مضطرب و بے قرار ہے۔ اور حاصل نہیں ہو سکتی جب تک یہ نظریہ دنیا کی سیاست میں بطور بنیاد داخل نہیں ہو جاتا۔

حصہ وصیت میں اضافہ

بابو محمد اسمٰعیل صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے اپنا حصہ آمد یکم دسمبر ۱۹۳۹ء سے بجائے ۱/۱۰ کے ۱/۳ حصہ کر دیا ہے۔ مجزاہم اللہ احسن الجزاء

میں یہ بار بار عرض کر چکا ہوں۔ کہ ۱/۱۰ حصہ کم از کم قربانی ہے۔ احباب کو اس میں ترقی کرنی چاہیئے۔ مخلص بندے میری اس آواز پر مختلف اوقات میں عمل کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ باقیوں کو بھی توفیق عطا فرمائے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

مقاطع کا عام اعلان

اخبار الفضل ۹ نومبر ۱۹۳۹ء میں میاں فضل دین صاحب زرگر ولد مہر الدین صاحب ساکن آلووال ضلع گورداسپور کے مقاطع کا اعلان شائع ہو چکا ہے یہ اعلان جملہ جماعت ہائے احمدیہ کے لئے قابل تعمیل ہے۔ نظارت ہذا میں رپورٹ موصول ہوتی ہے۔ کہ بعض اصحاب اس اعلان کو صرف قادیان کی جماعت کے لئے مخصوص سمجھتے ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔ لہٰذا مکرر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ فضل دین صاحب مذکور سے تمام جماعتیں مقاطعہ رکھیں اور کسی قسم کا تعلق اور سلام و کلام ان کے ساتھ نہ رکھیں۔

(ناظر امور عامہ)

بشارات رحمانیہ کے متعلق

حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی فرماتے ہیں: "عزیز مکرم مولوی بشیر صاحب نے قلیل وقت میں جس قدر محنت سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی جوبلی اور جلسہ کی تقریب پر مبشرات کا مجموعہ خوشخطی کے ساتھ شائع فرمایا۔ جو مضامین کے لحاظ سے سعید روحوں کیلئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا امید ہے کہ احباب خود بھی اور دوسرے احباب کو مستفیض کرنے کیلئے پوری پوری کوشش فرمائیں گے" دفتر ٹریکٹ آسمانی آواز ریلوے روڈ قادیان

ضرورت ناطہ

مرزا محمد شریف بیگ صاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ جیل۔ گجرات کے باشندے مخلص احمدی ہیں مبلغ -/۱۴۰ روپے تنخواہ لے رہے ہیں۔ -/۲۰۰ روپے تک ۸/ سالانہ ترقی ہوگی۔ آئندہ نمبر آنے پر چار سو روپے تک تنخواہ ہوگی۔ ان کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ ان کو تعلیم یافتہ سلیقہ شعار معزز مخلص خاندان کے رشتہ کی ضرورت ہے۔ حاجتمند اصحاب ان کے والد مرزا حاکم بیگ صاحب احمدی موجد تریاق چشم گڑھی شاہدولہ گجرات پنجاب کی معرفت رشتہ کے متعلق خط و کتابت کریں اور لڑکی کے حالات و کوائف معہ جملہ شرائط متعلقہ نکاح درج فرمائیں۔ تاکہ دوبارہ خط و کتابت کی ضرورت نہ رہے۔ مرزا محمد شریف بیگ صاحب والدین کے اکلوتے بیٹے ہیں کوئی بھائی بہن اور اولاد نہیں ہے۔

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)، نوٹ: فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مسلم حقوق اور ہندو راجیہ

آج کل جب کہ ہندو اقتدار کے خواہشمند مسلمانان ہند کو یہ کہہ کہہ کر مطمئن کرنا چاہتے ہیں کہ فی الحال حقوق کا سوال پیش نہ کرو۔ بلکہ ہمارے ساتھ مل کر سوراج حاصل کرو۔ حقوق کا تصفیہ بعد میں ہو جائیگا۔ مگر چونکہ اس قسم کی باتیں محض دھوکہ ہیں اس لئے اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہندو اکثریت کی اس چال سے بھولے بھالے مسلمانوں کو بروقت آگاہ کر دیا جائے۔ جس کی آسان صورت یہ ہے کہ انہیں "مسلم حقوق اور ہندو راجیہ" نامی کتاب پڑھوائی جائے۔ تاکہ وہ جان جائیں کہ اس قسم کی باتیں بنانے والے مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اپنا مقصد پورا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ کتاب کیسی ہے اس کے متعلق متعدد آراء میں سے فی الحال اخبار انقلاب لاہور کا ریویو پڑھ لینا کافی ہوگا

اخبار انقلاب لاہور کی رائے

ملک فضل حسین صاحب کو ہندوؤں کے اندرونی لٹریچر پر جو عبور حاصل ہے وہ بہت کم لوگوں کو ہوگا۔ اور اسی کی بنا پر اس زمانہ میں جب کہ ہندو لیڈر طرح طرح کے فریب دے کر مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانا چاہتے ہیں۔ ان کے حقیقی عزائم اور دلی مقاصد کو انہی کے الفاظ میں بالکل عریاں کرکے رکھ دیا ہے۔ اور ان کے قلوب کی گہرائیوں میں جو منصوبے پرورش پا رہے ہیں۔ ان کی صحیح تصویر کھینچ کر رکھ دی ہے۔ جن دوستوں کو ملک صاحب موصوف کی مشہور تصانیف بالخصوص "ہندو راج کے منصوبے" دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ وہ ہمارے اس خیال سے لفظ بلفظ متفق ہونگے۔ اب منذکرہ صدر عنوان سے آپ کی ایک تصنیف ہمارے مطالعہ میں آئی ہے۔ جو ملک صاحب کی تحریر کی خصوصیات کی پوری طرح حامل ہے۔ اس میں بھی آپ نے بڑے بڑے مشہور لیڈروں کے بیانات سے ثابت کیا ہے کہ اقتدار حاصل کرنے کے بعد ہندو اکثریت مسلمانوں کے حقوق قطعاً انہیں دینے کے لئے تیار نہ ہوگی۔ اور اس کے ثبوت میں ہندو ریاستوں بالخصوص کشمیر میں جہاں انہیں مالکانہ اقتدار حاصل ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ شدید ناانصافیوں کو پیش کرکے بتایا ہے کہ ہندو ریاستوں میں جو حال مسلمانوں کا ہے۔ یہی ہندوستان کے باقی حصوں میں ہندو حکومت کی صورت میں ہوگا۔ ملک صاحب نے یہ کتاب ۱۹۳۲ء میں لکھی تھی۔ اس وقت "مسئلہ کشمیر اور ہندو مہاسبھائی" کے نام سے یہ شائع ہو کر پبلک سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہے۔ لیکن اب چونکہ پھر کانگرس کی طرف سے مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے کی کوشش ہو رہی ہے۔ اس لئے آپ نے اسے خاص رنگ میں اور اس نام کے ساتھ دوبارہ پبلک کے سامنے پیش کیا ہے۔ کتاب نہایت محنت سے لکھی گئی ہے۔ کاغذ کتابت طباعت عمدہ ہے۔ حجم ۲۲۰ صفحے۔ اور قیمت ان سب خوبیوں کے باوجود صرف فی نسخہ ۶/ ہے۔ ایک روپیہ کے تین نسخے مل سکتے ہیں۔ مخیر اور درد مند مسلمانوں سے ہم پر زور اپیل کرتے ہیں کہ اسے سینکڑوں کی تعداد میں خرید کر عامۃ المسلمین میں تقسیم کریں۔ تاکہ ہمارے بھولے بھالے بھائی کانگرس کے ہم رنگ زمین جال کا شکار نہ ہونے پائیں"

نوٹ:۔ اس کے علاوہ شاہان اسلام کی رواداریاں ۶/، ہندو ریاست کے داؤ پیچ ۴/، مسلمانانِ کشمیر اور ڈوگرہ راج ۸/۔ بھی برائے فروخت موجود ہیں۔ یہ بھی منگوا کر اپنے تاریخی و سیاسی معلومات میں اضافہ کریں۔

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ کتابستان قادیان

حیرت انگیز — دوستوں کے شدید تقاضہ پر رعایت

گویہ رعایت اخیر دسمبر بر موقعہ سالانہ جلسہ دی جا چکی ہے۔ مگر دوستوں کے شدید تقاضہ پر کہ بوجہ بڑے دنوں کی تعطیلات کے ہم سفر پر تھے اور بروقت رعایت کا علم نہ ہو سکا۔ اسلئے براہ کرم ایکدفعہ پھر رعایت کا موقعہ دیا جائے لہذا ان دوستوں کی خاطر ۲۳-۲۴-۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء کو ایکدفعہ پھر یہ سنہری موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ بال ناخونہ۔ گوہانجنی رتوندا ابتدائی موتیا بند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے لہذا آپکو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں اسباب کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زورآور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان پھر نوزندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کر دیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے۔ آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی۔ بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یاسمین وغیرہ

اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ جسمی سستی اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۴ ساله نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکہارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۴ سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی چمک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں

جو نا یہ اسباب کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ پیٹ کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور جلے ہوئے آبلوں تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ غرض کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انسان کو کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال ریاح نکالنے دلانے کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ گھی۔ مکھن بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دیتی ہے۔ طلبا اور دماغی کام کرنے والوں کیلئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھئے کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں گویا معدہ کی جھاڑو ہیں ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت ایک سو پچاس گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بہ صفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعائتی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

زکام۔ کھانسی دمہ اور عام کمزوری کیلئے مسلم چیز ہے۔ رعائتی قیمت ایک تولہ ایک روپیہ چار آنے چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی محصولڈاک علاوہ

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بینظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے تجربہ بہترین شاہد ہے قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعائتی قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: مینیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

پیرس ۷ ر جنوری - فرانسیسی پارلیمنٹ نے ایک قانون منظور کیا ہے کہ پارلیمنٹ کے کمیونسٹ ممبر کمیونزم سے علی الاعلان بیزاری کا اظہار کریں - ورنہ مستعفی ہو جائیں - اس پر بحث کے دوران میں یہ سوال بھی اٹھایا گیا - کہ روس کے ساتھ تعلقات منقطع کر دیئے جائیں - مگر یہ اس وجہ سے نامنظور کر دیا گیا کہ اس سے فرانس کو کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا -

لنڈن ۷ ر جنوری - انگلستان میں ایک نئی ہندوستانی فوج بھرتی کی گئی ہے جس کے افسر بھی ہندوستانی ہیں - یہ لڑنے کے لئے نہیں - بلکہ مورچوں کے پیچھے کام کرنے کے لئے بھرتی کی گئی ہے - اور اسے کوئی ہتھیار وغیرہ بھی نہیں دیئے گئے -

لنڈن ۸ ر جنوری - امریکہ کا ایک مشہور جرنلسٹ جو ابھی ابھی جرمنی سے آیا ہے - لکھتا ہے کہ ۷۵ فیصدی جرمن ہٹلر کے اور ۹۵ فی صدی لڑائی کے خلاف ہیں اور بہت سے لوگ چاہتے ہیں - کہ جب جرمنی کو شکست ہو - تو اس سے جنگی سامان ہمیشہ کے لئے لے لیا جائے - تا فوجی خیال کے لوگ پھر کبھی جنگ نہ کر سکیں -

لنڈن ۸ ر جنوری - یورپ میں چونکہ شدید سردی پڑ رہی ہے - اس لئے مغربی محاذ پر جنگی کارروائیاں بالکل بند ہیں - فرانس میں مقیم برطانوی سپاہیوں کو پھر چھٹیاں دی جا رہی ہیں - رائل ایئر فورس کے ملازموں کے لئے بھی رخصتوں کا سلسلہ عنقریب شروع کر دیا جائے گا -

لنڈن ۸ ر جنوری - فن لینڈ میں کچھ لڑائی ہو رہی ہے - مگر کوئی خاص تازہ خبر نہیں - سوائے اس کے کہ روسی فوجیں فن لینڈ کے بیچ کے تنگ علاقہ سے گزر کر مغرب کی طرف جانے کی کوشش کر رہی ہیں مگر انہیں پیچھے ہٹنا پڑا ہے - جنوبی محاذ پر فنوں کو زبردست کامیابی ہو رہی ہے کریلیا کی خاکنائے میں بھی روسیوں کو سخت نقصان پہنچا ہے -

لنڈن ۸ ر جنوری - بیلجیم اور ہالینڈ کی سرحدوں پر جو گھبراہٹ پیدا ہو گئی تھی - وہ دور ہو گئی ہے -

لنڈن ۸ ر جنوری - جرمنی کی سرحد پر شدید سردی پڑ رہی ہے - جرمن اپنی سرحد کو بند کر رہے ہیں - خاردار تار لگائے جا رہے ہیں - جن میں بعض جگہ بجلی کی رو بھی چھوڑ دی گئی ہے - یہ انتظام جاسوسوں اور دوسرے نقصان پہنچانے والے لوگوں سے بچنے کے لئے کیا جا رہا ہے - آنے جانے والوں کو خاص جگہوں سے گزرنے کی اجازت دی جائے گی -

استنبول ۸ ر جنوری - گذشتہ شب مشرقی اناطولیہ میں پھر زلزلہ کے زبردست جھٹکے محسوس ہوئے - ۵۰ اشخاص جان بحق ہو گئے اور ۱۶۰ زخمی ہوئے -

لنڈن ۸ ر جنوری - آج لنڈن کے شمال میں ایک فیکٹری میں دو زور کے دھماکے ہوئے - اور فوراً دھوئیں کے بادل چھا گئے - پاس کی دکانوں کی کھڑکیاں اڑ گئیں - اور بعض چھتیں گر گئیں

لنڈن ۸ ر جنوری - رومانیہ نے اپنی سرحد پر قلعہ بندی مکمل کر لی ہے یہ کام اس نے ستمبر ۱۹۳۸ء میں چپ چاپ شروع کیا تھا - بہت سی خندقیں بھی بنائی گئی ہیں - ٹینکوں کو برباد کرنے کے لئے سیمنٹ سے بھی تیار کئے گئے ہیں - ان خندقوں کا سلسلہ ان دریاؤں سے ملا دیا گیا ہے - جو کارپیتھیا کے پہاڑوں سے نکلتے ہیں - اور بوقت ضرورت خندقوں کو پانی سے بھرا جا سکتا ہے -

لنڈن ۸ ر جنوری - برطانیہ و فرانس نے امریکہ کو ہوائی جہازوں اور ان کے انجنوں کا جو آرڈر دیا ہے معلوم ہوا ہے - کہ عنقریب اسے تین گنا کر دیا جائیگا اور اب آٹھ ہزار سے زیادہ طیارے اور اس سے بھی زیادہ انجن خریدے جائیں گے -

لنڈن ۸ ر جنوری - بیلجیم کا ایک تین ہزار ٹن کا مال بردار جہاز بحیرہ شمالی میں بارود کی سرنگ سے ٹکرا کر غرق ہو گیا ہے - چار جہازی لاپتہ ہیں - اور چالیس ایک برطانوی بندرگاہ میں پہنچا دیئے گئے اسی طرح ناروے کا ایک جہاز جو افریقہ سے انگلستان جا رہا تھا - تارپیڈو کا نشانہ بنا دیا گیا - جس سے جہاز دو ٹکڑے ہو کر دو منٹ میں غرق ہو گیا - اور وائرلیس کے ذریعہ امداد کی اپیل کی بھی مہلت نہ مل سکی -

دہلی ۸ ر جنوری - وائسرائے ہند اپنا دورہ ختم کر کے آج واپس دہلی پہنچ گئے - لیڈی لنلتھگو جو دورہ میں ساتھ تھیں - وہ بھی واپس آ گئی ہیں -

الہ آباد ۸ ر جنوری - آج یوپی کے گورنر الہ آباد میں کملا نہرو ہسپتال کی زیر تعمیر عمارت دیکھنے گئے - یہ عمارت چھ ماہ میں مکمل ہو جائے گی - اس کے بعد آپ پنڈت نہرو کے رہائشی مکان آنند بھون گئے - اور ان کی بہن مسز پنڈت سے ملاقات کی -

الہ آباد ۸ ر جنوری - یہاں اس ماہ کے آخری ہفتہ میں ایک آل انڈیا ویمنز کانفرنس ہو رہی ہے جس کے لئے چین کی میڈم چیانگ کائی شیک کو بھی دعوت شمولیت دی گئی ہے - مسز سروجنی نائیڈو اس کے ابتدائی انتظامات کے لئے یہاں آئی ہوئی ہیں -

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی